حکم رئیس رامپور سکہ بمہر و ماہ زد
ترک سپہر بروش بستہ کمر بہ چاکری

گشت طبع ہر خبر نظم و نسق تیغ و تبر
شہر بشہر دور کرد رعب جلال قیصری

دال بود بر دوام کامیابی عمر خجستہ زکی
سطوت شاہ بانو رود بہ سکندری

هو المعين

دبدبۂ سکندری

بفیض روحانی حضرت جناب شاہ محمد فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اعلی اللہ مقامہ

مدیر۔ محمد فضل حسن صابری فاروقی

سب اڈیٹر۔ منشی صابر حسن قادری

اشتہار ضوابط اخبار

بفضل خالق کون و مکان و طفیل حضرت خاتم پیغمبران صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم یہ ہفتہ وار اخبار یوم مبارک دوشنبہ کو ۶۲ سال سے ریاست رامپور (ممالک متحدہ) میں اشاعت پذیر ہوتا ہے۔ جسمیں اول اقوال بزرگان دین و ملت پھر نامہ نگاران کے مراسلات اور نیک رائیں جنسے مابین رعایا و گورنمنٹ خوشگوار تعلقات پیدا ہوں۔ پھر انگریزی اخبارات کے دلچسپ ترجمے اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں (۲) قیمت اس کی چار درجات پر منقسم ہے۔ (ا) جلیل القدر والیان ریاست و معاونین مطبع اپنی قدر دانی سے جو عطا فرمائیں (ب) امرائے ملک کو سالانہ پیشگی ... (ج) قدر دان شائقین کو سالانہ پیشگی ... (د) حضرت سادات کرام و حضرات علماء کرام و طلبا کو خاص رعایت ... دیہاتی پرائمری ... یا اخبار جس نہ ... جو لوگ خریداری سے ...

درشاہیر نظام کو نام بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے۔ جنکو خریداری منظور ہو اخبار رکھیں خریدار متصور ہونگے۔ در صورت نامنظوری عدم ترسیل اخبار کی اطلاع دیں (۴) تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام منشی محمد فضل حسن صاحب صابری اڈیٹر و منیجر ہونی چاہئے (۵) جو صاحب اخبار نہ خریدنا چاہیں مانعت کے ساتھ بقایا سے قیمت اخبار بیباق کردیں ورنہ خریدار متصور ہونگے اور قیمت اخبار داخبلا واہو گی۔ (۶) ہر قسم کے تجارتی اشتہارات بشرطیکہ انمیں کوئی قانونی قباحت موجود نہ ہو درج اخبار ہو سکتے ہیں یا اخبار کی اشاعت کے ساتھ مشتہر ہو سکتے ہیں۔ مطالب خاص کی اجرت فی سطر کالم دو آنہ اور تجارتی کے لئے ایک آنہ فی سطر لیا جائیگا۔ بطور ضمیمہ شائع ہونے والے اشتہارات کے لئے مقرر تاوان فیصدی اور اشتہارات دینا ہونگے۔ مزید رعایت کے لئے خط و کتابت محض تضیع اوقات ہوگا۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنا چاہئے۔ (۷) نمونہ اخبار کے لئے دو آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

سلیمانی سرمہ

ہمارے کارخانہ کا ساختہ بےنظیر سرمہ گو دھند جالا پھولا ناخونہ
ککرے۔ آنکھ سے پانی بہنا۔ خارش۔ ابتدائی موتیابند ضعف
بصارت وغیرہ وغیرہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے
کچھ عرصہ استعمال کے بعد عینک چھوٹ جاتی ہے اسکے مفید
ہونیکی تصدیق میں ہمارے کارخانہ کو بہت سے ڈاکٹروں
ویدوں اور حکما صاحبان و دیگر معزز حضرات کے سارٹیفکٹ
حاصل ہو چکے ہیں جو کہ طلب کرنے پر نوٹ برائے ملاحظہ ارسال
کئے جا سکتے ہیں زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں اگر خود
تجربہ فرمائیں۔ قیمت ہر جہان سے کم نام سیاہ فائدہ
اٹھانے بہت ہی کم رکھی گئی ہے قیمت فی شیشی فی درجہ
نصف تولہ ۱۲ ہے ۱ تولہ ۱ عر علاوہ محصول ڈاک۔
ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ملنے کا پتہ

ڈی ڈی برادرس دکان کارخانہ سلیمانی

ریاست اودے پور (راجپوتانہ)

دبدبہ سکندری پریس کی نایاب کتابیں

تواریخ آئینہ تصوف

حضرات اولیائے کرام جملہ سلاسل چار پیر چودہ خانوادوں
کے تاریخی حالات کو حضرت جناب مخدوم شاہ محمد حسن صاحب
صابری چشتی قادری قدوسی حنفی رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
نے اپنی غیر معمولی تحقیق سے اس کتاب مستطاب میں جمع
کیا ہے یہ دعویٰ اس کتاب کیلئے بالکل صحیح ہے کہ دنیا کا کوئی
سلسلہ طریقت اس سے علیحدہ نہیں گیا۔ ایسی جامع کتاب
دوسری موجود نہیں ہے بڑے بڑے لوگوں نے اسکو خریدا
ہے ہندوستان کی بڑی بڑی لائبریریوں نے اسکو قدر و
عظمت سے لیا ہے آپ بھی اسکو منگائیے اور لطف اٹھائیے
بڑی سائز کے سپید کاغذ اور ۵۰۵ صفحات پر شائع ہوئی
ہے قیمت مع محصولڈاک بلا جلد چہ روپیہ چار آنہ مجلد ۷ روپے
میں آپکو پہنچیگی۔

قرابادین کوکبی و مجربات شوکتی

اس کتاب کو نواب یار محمد خان بہادر رئیس بھوپال نے
تالیف کیا ہے۔ اسمیں نہایت پتے یونانی و دید کے مجرب
نسخہ جات و کشتہ جات درج ہیں جو حضرات اپنی تندرستی
و صحت کو عزیز رکھتے ہیں انکو لازم ہے کہ یہ کتاب ضرور
اپنے پاس رکھیں بڑی سائز کے سپید و لایتی کاغذ پر نہایت
عمدہ چھپی ہے قیمت مع محصولڈاک للعہ مجلد للعہ

تحفہ رضوی

اعلیٰحضرت خلد آشیان نواب سید یوسف علیخان بہادر
ناظم فردوس مکان سابق فرمانروائے رامپور کے قصیدے سلام
مناقب اہلبیت عظام میں جو اونکے کلیات ناظم سے انتخاب
کرکے مسدس رضا نام سے پاکیزہ طریقہ سے طبع کرایا گیا ہے
محبان اہلبیت کیلئے ایک نادر تحفہ ہے جو آپ اپنے یہاں
مجالس میں پڑھکر محظوظ ہو سکتے ہیں۔

عالیجناب نواب سید رضا علیخان صاحب بہادر ولیعہد ریاست
رامپور کے نام نامی سے معنون کرتے ہوئے ایک دیباچہ
بھی لکھا گیا ہے اسکا ہدیہ فی مجلد ۸ ہے۔ موقع ہے جلد طلب فرمائیے

ہفتخوان شوکت

بہتر سے بہتر اطعمہ لذیذہ پکانے کی ترکیبیں اسمیں آپکو ملینگی
ہزاروں جلدیں نکل چکی ہیں۔ اور ہمارے مطبع میں چوتھا
طبع ہو چکی ہے قیمت غیر مجلد ۱۲ ہے

ملنے کا پتہ منیجر اخبار دبدبہ سکندری ریاست رامپور

اخبار رہنما مراد آباد کا سالانہ چندہ

چار روپیہ کے بجائے صرف ایکروپیہ سالانہ

رہنما علمی ادبی مذہبی سیاسی تمدنی تاریخی علمی اور رنگ برنگ کے مفید
و دلکش منتخب مضامین کا ایک ہفتہ وار اخبار ہے جسمیں عنوانات متعددہ کے علاوہ واقعات
حاضرہ پر آزادی و متانت سے بحث کیجاتی ہے اور ولایتی ڈاک ہندوستانی اخبارات
کے پرمغز و دلچسپ اقتباسات بھی ہفتہ وار پیش کئے جاتے ہیں جو بفضلہ نو سال دریا
کے ساتھ جاری ہے اور پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے لیکن اب مجوزہ سال
کے آغاز پر رہنما کے موجودہ حلقہ ناظرین کو وسعت دینے کی غرض سے ...

۷۸۶ ہو الخبیر حق حق حق

دبدبۂ سکندری رامپور

یوم مبارک دو شنبہ

۱۰ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۵ جنوری ۱۹۲۶ء

حضرت [illegible] کے نصیحت بخش اقوال

حضور پر نور حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے العین حق یعنی نظر کی تاثیر حق ہے اور ارشاد فرمایا ہے یعنی دنیا میں اگر کوئی چیز ایسی ہوتی جو تقدیر الٰہی سے سبقت کرتی تو البتہ وہ نظر ہوتی اسواسطے کہ نظر کی تاثیر سریع تر ہے اس کا اثر تمام جسم پر ہوتا ہے جس شخص کو نظر لگ جاتی ہے وہ بالکل مبہوت سا ہو جاتا ہے اور سکوت اس پر چھا جاتا ہے اور بدن میں اضطراب پیدا ہوتا ہے کہ جیسے کمال بے تابی لاحق ہوتی ہے۔ جاحظ نے کہا ہے کہ نظر لگانے والے کی آنکھ سے زہریلی تاثیر کے اجزا اس طرح کی کرنوں کی طرح نکل کر جس شخص کو نظر لگائی جائے اس کے جسم میں مسامات کے راستہ سے داخل ہوتے ہیں اور اپنی تاثیر پیدا کرتے ہیں اور وہ اثر میں سانپ بچھو اور بھڑ کے زہر سے زیادہ ہوتے ہیں۔

نظر کے لئے ضروری نہیں کہ آنکھ سے دیکھنے کے بعد ہی تاثیر ہو بلکہ یہ اثر غیبت میں بھی ہوتا ہے۔ صرف نظر لگانے والے کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ فلاں شخص میری نظر کا آماجگاہ ہے۔ نظر آدمی کو ہی نہیں لگتی۔ بلکہ آدمی کی طرح جانور درندے اور درختوں وغیرہ اور ہر شے میں جن میں سے اگتی ہو سب کو اپنا معمول بنا لیتی ہے حتیٰ کہ جمادات کو بھی نظر کا اثر ہوتا ہے علامات سے معلوم ہوتا ہے کہ نظر کا اثر ہونے کے بعد جو نظر لگی ہو وہ اپنے حال پر قائم نہیں رہ سکتا متغیر ہو جاتا ہے اور سخت تکلیف پاتا ہے۔

عام طور سے نظر بچوں کو اور خوبصورت اشیاء کو لگتی ہے نظر لگانے والے انسان اور جن ہوتے ہیں۔ عورت پر بہت اور بڑی بڑی نظر لگ جانے کا ذکر بھی ہے۔

نظر کا اثر ہونے کے واسطے یہ امر ضروری نہیں ہے کہ وہ معمولی آدمی ہو بلکہ بڑے بڑے علماء صلحاء اور متقی بزرگوں کو بھی لگتی ہے

چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے واسطے گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ درد و کرب سے بہت ہی بے چین ہیں اور تمام جسم اطہر آگ کی طرح جل رہا ہے۔ یہ حالت دیکھ کر مجھ کو بہت صدمہ ہوا [illegible] اپنے گھر آیا [illegible] لیکن میرا دل حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جانب لگا رہا [illegible] پھر دوسرے روز [illegible] حال معلوم کرنے کی غرض سے حاضر خدمت اقدس ہوا اس عرصہ میں حضرت محبوب کبریا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صحت حاصل ہو گئی تھی میں نے حیرت سے دریافت کیا کہ بیمار ہو کر اس قدر جلد صحت ہونے کا سبب کیا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ مجھے نظر لگ گئی تھی حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے انہوں نے پڑھ کر مجھ پر دم کیا۔ اس تاثیر سے اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا مرحمت فرمائی۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک روز حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بی بی ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں ایک چھوٹی لڑکی کو دیکھا کہ بیمار اور کرب میں مبتلا ہے آپ نے ارشاد فرمایا اس کے چہرے سے نظر لگ جانے کے آثار پیدا ہیں۔ اس کا منتر دافع نظر سے جھاڑ پھونک کیجائے۔ چنانچہ اس لڑکی پر آیات دافع نظر بد پڑھ کر دم کی گئیں اور نظر کا اثر باطل ہو کر بہت ہی تھوڑے عرصہ میں لڑکی اچھی ہو گئی نظر بد کا اثر زائل ہونے کے لئے قرآن شریف کی یہ آیۃ کریمہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون وما ھو الا ذکر للعالمین سے جھاڑنا اکثر عاملوں کا معمول ہے۔ ترجمہ اس آیۃ شریفہ کا یہ ہے کہ یا محمد یہ کافر نزدیک ہے کہ [illegible] قرآن کریم کو [illegible] کہتے ہیں کہ یہ شخص دیوانہ ہے مگر وہ [illegible] کلام نہیں ہے۔ مگر پند و نصیحت عالم کا تمام جہان والوں کے واسطے

(باقی آئندہ)

مراسلات

(اڈیٹر کو نامہ نگارون کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہین)

سوراج کا سیدھا راستہ

(دبدبۂ سکندری کے ایک برنا نامہ نگار صاحب کی قلم سے)

انڈین نیشنل کانگرس نے اپنے تازہ اجلاس کانپور مین سوراج پارٹی کی جنرل کونسل کے منظور کردہ رزولیوشن کو پاس کرکے ملک کے سیاسی حلقون مین مختلف رائین پیدا کردی ہین ہم نے اس رزولیوشن کو شروع سے لیکر آخر تک بغور پڑھا ہے اور ہمین یہ کہنے مین ذرا بھی تامل نہین کہ کانگرس نے پچھلے چند سال کے تلخ تجربات کے بعد رزولیوشن مذکور کے پاس کرتے وقت دانائی اور دور اندیشی سے کام نہین لیا

محولہ بالا رزولیوشن کا مفہوم سادہ ترین الفاظ مین یہ ہو کہ اگر گورنمنٹ لیجسلیٹو اسمبلی کے پیش کردہ مطالبہ کو پورا نہ کرے یا اسکے سلسلہ مین کوئی تسلی بخش جواب نہ دے تو وہ تمام اصحاب جو کانگرس کے زیر اثر ہین مرکزی اور صوبائی انجمن ہائے قانون ساز سے اپنی نشستین خالی کرکے چلے آئین اور ملک کو انتہائی کارروائی کرنے کیلئے تیار اور آمادہ کرنے کے کام مین سرگرمی کے ساتھ مصروف ہوجائین۔ ظاہر ہو کہ انتہائی کارروائی سے سول نافرمانی مراد ہے۔ جو ہر پہلو سے نہ صرف ناممکن العمل بلکہ بعید از عقل بھی ہے۔ رزولیوشن مین اس امر کی بھی صراحت کی گئی ہو کہ جب اگلے سال کا بجٹ پیش ہو تو سوراجی یا کانگرسی ممبر پھر اپنی نشستون پر جا بیٹھین اور اپنی رائے کی طاقت سے کل بجٹ کو نامنظور کردین۔

ہماری رائے مین اس رزولیوشن کے اندر دو گونہ نقائص ہین۔ ایک یہ کہ اسکے پاس ہونے سے کانگرس کو تمام ہندوستان کی متحدہ نمایندہ جماعت کہلانے کا شرف حاصل نہین رہا کیونکہ ملک مین ایسے لوگون کی تعداد بہت کم ہو جو غیر آئینی طریقون سے کام لینے کے حامی ہین۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہین کہ سوراج پارٹی مین بھی اس رزولیوشن نے اختلاف پیدا کردیا ہو اور مسٹر جیکر مسٹر کیلکر اور ڈاکٹر مونجے وغیرہ پارٹی مذکور سے علحدہ ہوگئے ہین۔ دوسرا نقص یہ ہو کہ رزولیوشن مذکور اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک سابقہ غلطی کا اعادہ ہو اور جب اسپر عمل کیا جائیگا تو عام جماعت سیاسی حیثیت سے اپنی ساری طاقت کھو کر مردہ ہوجائیگی کیونکہ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ وہی جماعت زندہ سیاسی جماعت تصور ہوتی ہو جو کونسلون مین برسر کار رہی ہو علاوہ برین جب ہم یہ دیکھتے ہین کہ ہمارے ملک مین کونسلون کے بائیکاٹ اور غیر آئینی طریقون سے کام لینے کا تجربہ ناکام رہ چکا ہو اور عوام اپنے حاصل شدہ حقوق سے خواہ مخواہ دست بردار ہونے اور آئین شکن طریقون کی حمایت کرنے پر آمادہ نہین تو ہمین اس رزولیوشن کے ممکن العمل ثابت ہونیکی کوئی امید نظر نہین آتی۔

ہمارا عقیدہ ہو اور پختہ عقیدہ ہو کہ ہندوستان کی سیاسی نجات کا دار و مدار موجودہ آئین کی کامیابی پر ہو اور یہی وہ سیدھا راستہ ہو جسپر چلکر ہم سوراج کی منزل تک پہنچ سکتے ہین۔ اگر کانگرس اپنی اہمیت کو قائم رکھنا اور اپنے وقار مین اضافہ کرنا چاہتی ہے تو اسکو چاہئے کہ وہ اپنی موجودہ روش سے دست بردار ہو کر ملک کے روبرو کوئی ایسا آئینی اور بے ضرر پروگرام رکھے جو جہان ایک طرف جملہ سیاسی جماعتون کے لئے قابل قبول [illegible] ن دوسری طرف برطانوی پارلیمنٹ کی [illegible] حکمت عملی کے خلاف بھی ہو [illegible] یہ ضرورت صرف مخلصانہ تعاون اور موجودہ آئین کو کامیاب بنانے کی کوشش سے ہی پوری ہوسکتی ہو اسلئے کانگرس کو جلد از جلد صحیح طریق عمل اختیار کرنیکی اہمیت کا اندازہ چاہیئے۔

شیعو اپنے نادار طلبا کی مدد کرو

(از جناب بادشاہ مرزا صاحب [illegible] آنریری سکرٹری آل انڈیا شیعہ [illegible])

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری قوم کے نادار بچے تعلیم سے محروم رہ کر قوم کے لئے باعث ننگ ہون تو صرف چار آنہ سالانہ دیکر آل انڈیا شیعہ [illegible] کی ممبری قبول کرو اور اپنی بخشش سے اپنے اس قومی ادارہ کو اسکا موقع دو کہ وہ غریب طلبا کی تعلیم مین کفالت کرکے انکی آیندہ زندگیون کو خوشگوار بناسکے۔ اگر جناب کو ہندوستان اپنے بچون کی ہمدردی ہو تو خود ممبر بنئے اور دیگر افراد قوم کو ممبر بنایئے

سوراجی اور انکا طرزِ عمل

(از خامۂ بلاغت نگار عالیجناب دیوان بہادر رنج بہاری لال صاحب بہادر رٹائرڈ ۔ او۔ بی۔ ای رئیس لاہور)

سوراج پارٹی کے زمانۂ قیام سے لیکر اسوقت تک ہم نے اسکی جد و جہد کا مسلسل و متواتر طریق سے مطالعہ کیا ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ اونکی پالیسی ہمیشہ پُر تضاد اور بیدلانہ رہی ہو۔ حکومت کے کاروبار میں رکاوٹ ڈالنا انکا اصول اولین ہو لیکن اگر بنظر غور دیکھا جائے تو اس رکاوٹ ڈالنے کے طریق میں بھی تضاد و تخالف موجود پایا جاتا ہو۔ ہمارا عقیدہ ہو کہ تضاد اور بیدلانہ پالیسی کبھی کامیاب نہیں ہوتی اور ماضی قریب میں سوراجیون کے طرز عمل سے جو نتائج مترتب ہوئے ہیں انھون نے ہمارے اس عقیدہ کو اور بھی استوار اور غیر متزلزل کردیا ہو۔ سوراجی حکومت کے طریق کار پر اعتراض تو کرتے ہیں لیکن جب ان سے ان امور کی اصلاح کیلئے کہا جاتا ہو جو انکی نظر میں قابل اعتراض ہیں تو وہ اسکی ذمہ داری لینے سے صاف انکار کردیتے ہیں۔ ظاہر ہو کہ یہ طرز عمل بالکل غیر منطقیانہ ہو اور اس سے کوئی مفید نتیجہ ہرگز برآمد نہیں ہو سکتا بحیثیت نکتہ چینون کے سوراجیون کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ جب حکومت انکو بعض انکے قابل اعتراض امور کی اصلاح کرنے کے لئے دعوت دے تو وہ اسے قبول کرین اور مخلصانہ طور پر اصلاحی ذمہ داریون سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ساعی ہون۔ مگر وہ اپنے فرض کا احساس کرین تو کیونکر کیونکہ ان کی پالیسی جو سراسر نادرست اور بعید از معقولیت ہو انھین ایسا کرنے کی اجازت نہین دیتی ہو۔ سوراج پارٹی کی جنرل کونسل نے حال میں جو رزولیوشن پاس کیا ہو وہ سوراج پارٹی کی سیاسیات میں ایک اور مضحکہ خیز باب کا اضافہ کرتا ہو اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کانپور کانگرس نے بھی اسے اپنے اجلاس میں منظور کیا ہو تو ہمین کہنا پڑتا ہو کہ کانگرس سوراج پارٹی کے ہاتھون میں کٹھ پتلی بنکر اس شرف سے محروم ہو چکی ہو جو اسے ہندوستان بھر کے سیاسی کارکنون کی نمایندہ جماعت کی حیثیت سے حاصل تھا۔ رزولیوشن مذکور کا مفہوم سادہ الفاظ میں یہ ہو کہ اگر گورنمنٹ سوراجیون کا پیش کردہ مطالبہ منظور نہ کرے یا اس سلسلہ میں کوئی ایسا جواب دے جو قابل اطمینان ہو تو مرکزی اور صوبائی انجمن ہائے قانون ساز کے سوراجی اور کانگرسی ممبر اپنی نشستین خالی کرکے کانگرس اور ملک کو انتہائی کارروائی (جس سے سول نافرمانی مراد ہو) کرنیکے لئے مستعد اور تیار کرین اور جب بجٹ پیش ہو تو اسکو نامنظور کرنے کی غرض سے پھر اپنی اپنی نشستون پر جا بیٹھین۔ یہ تو ظاہر ہو کہ ملک سول نافرمانی کے لئے نہ تیار ہو اور نہ تیار ہوگا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ سوراجیون کی نشستین خالی کردینے سے گورنمنٹ برجو برطانوی پارلیمنٹ کی مقررہ پالیسی کو عمل پذیر کرنے کی پابند ہو کسی قسم کا دباؤ نہ پڑیگا البتہ اتنا ضرور ہو جائےگا کہ سوراجیون کو جن کی پوزیشن حد درجہ کمزور ہو چکی ہو اگلے انتخاب کے سلسلہ میں اپنے پروپگنڈا کیلئے وقت مل جائیگا اور وہ کانگرس کے نام پر پہلے سے زیادہ جد و جہد کر سکین گے۔

اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا بالکل بے مبالغہ ہو کہ سوراجیون کا مقصد دوگونہ ہو اور وہ ایک تیر سے دو پرند مارنا چاہتے ہیں۔ اسمین کوئی شک نہین کہ ان کی طرف سے جو جد و جہد ہوگی وہ نہایت وسیع پیمانہ پر ہوگی لیکن اس امر واقعہ سے بھی انکار نہین ہو سکتا کہ اب ملک کو اس نقصان کا قرار واقعی احساس ہو گیا ہو جو کونسلون کے بائیکاٹ یا سوراجیون کو منتخب کرنے سے ہوا ہو اسلئے ہرگز ہرگز یہ امید نہین کیجا سکتی کہ سوراجی اگلے انتخاب مین کامیاب ہو جائینگے بہرحال اصلاحات کو بروئے کار لانے کی ضرورت پر اتفاق رکھنے والون کا فرض ہونا چاہئے کہ وہ نزاکت وقت کا صحیح اندازہ کرکے عوام کو سوراجیون کے ہاتھون گمراہ ہونے سے بچائین اور کوشش کرین کہ کونسلون میں وہی لوگ جائین جو موجودہ آئین کو کامیاب بنانیکی غرض سے حکومت وقت کے ساتھ مخلصانہ شرکت عمل کرنے کو تیار رہون۔

استعفا

(از جناب مولانا مولوی شاہ ایوب علیخان قادری رضوی بریلوی)

برادران اہلسنت و حلقہ بگوشان اعلحضرت قبلہ مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالی عنہ۔

بعد سلام مسنون۔ مستدعی ہون کہ آپ حضرات کے نیاز مندان

قدیم (?) ایوب علی رضوی نائب ناظم اور قناعت علی رضوی امین دفتر جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی نے بوجوہ چند مجبوراً بتاریخ ۲۰ جمادی الآخر ۱۳۸۱ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۶۲ء (?) اراکین جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی کی خدمات میں استعفا حاضر کیا جسکا ۲۰ جمادی الآخر کو کری (?) ناظم صاحب سے حکم ملا کہ ہمارا استعفا منظور ہو گیا اور ساتھ ہی یہ بھی حکم نافذ ہوا کہ آج بارہ دن کے دفتر جماعت مبارکہ میں پہونچکر چارج دیدو۔ چنانچہ حسب وقت معینہ پر پہونچگئے اور سات بجے شام تک جملہ حساب کتاب و سامان و تحویلات زر و کتب وغیرہ بموجودگی اراکین جماعت مبارکہ جناب صدر و ناظم صاحبان کے سپرد کرکے چابیاں حوالہ کردیں۔ رب العزت تبارک و تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صدقہ اور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کرم کہ ہمیں اراکین جماعت کے روبرو سرخرو فرمایا۔ آخر میں جو تحریر سند دستخط مجھے (?) عنایت ہوئی وہ بلفظہ ہدیہ ناظرین ہے۔

آج بتاریخ ۲۰ جمادی الآخر ۱۳۸۱ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۶۲ء حسب قرارداد مجلس شوریٰ منعقدہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۲ء جناب سید ایوب علی صاحب نائب ناظم و جناب سید قناعت علی صاحب امین دفتر کا جملہ حساب و کتاب و رجسٹران و کتب و اسباب و تحویل زر بموجودگی منشی ہدایت یار خاں صاحب صدر و منشی شفیع اللہ خاں صاحب نائب صدر و حاجی شاہد علی خاں صاحب و نواب سعید احمد خاں صاحب و محمد فیاض حسین صاحب اور نواب وحید احمد خاں صاحب جانچا گیا۔ تمام حسابات مذکورہ بالا بالکل صحیح و درست پائے گئے اور سیدین کے تدین و دیانت ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ سیدین صاحبان نے جس دیانت سے گذشتہ پانچ سال سے کار جماعت انجام دیا اس کی تحسین الفاظ میں ادا نہیں کی جا سکتی۔ سخت افسوس ہے کہ بوجوہ چند سید صاحبان نے ہی خدمات اس جماعت سے جسکے بانی حجۃ الاسلام (?) ہیں علیحدگی اختیار کی (?) مجھکو اور نہ صرف مجھکو بلکہ تمام اراکین کو بے انتہا صدمہ ہے۔ میں سیدین صاحبان کے دیانتدار ہونیکی گواہی دیتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ دیگر اراکین شوریٰ بھی میرے ہمنوا ہیں۔ جملہ سامان دفتر و حساب و کتاب و زر تحویل کا چارج مع کل (?) چابیوں کے منشی ہدایت یار خاں صاحب صدر جماعت رضائے مصطفےٰ کو دیا گیا۔ فقط منیر (?) حسین جیلانی ناظم جماعت مبارکہ بقلم خود۔ ہدایت یار خاں صدر جماعت مبارکہ بقلم خود۔ شفیع اللہ خاں نائب صدر جماعت مبارکہ بقلم خود۔ شاہد علی بقلم خود۔ سعید احمد قادری رضوی۔ محمد فیاض حسین قادری رضوی۔ فقیر وحید احمد قادری رضوی حنفی عفی عنہ ناظر جماعت مبارکہ بقلم خود

مہر

دفتر جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی

عرض ضروری۔ محبان گرامی اب جو رقوم جماعت کے لئے ارسال فرمائیں وہ بنام ناظم صاحب یا جسے اراکین جماعت تجویز فرمائیں آپ بھیجیں (?) فقط والسلام۔

آفتاب اسلام کی ضیا باریاں

(از جناب مولانا مولوی حفیظ اللہ صاحب ناظم انجمن خدام الصوفیہ آگرہ)

(۱) ایک نوجوان عیسائی عمر بیس سالہ مسمیٰ جوزف ولد ابراہیم ساکن ڈھاکہ ملک بنگال جسکو زمانہ صغر سنی میں عیسائی مشنری کے کارکنان نے اپنے دام تزویر میں پھنسا کر مشن اسکول وغیرہ میں انگریزی مڈل تک تعلیم دی اور عرصہ بارہ سال میں پورا پورا عیسائی مذہب کا واقف بنایا۔ مگر افسوس کہ بیچارہ مذہب اسلام سے اسقدر بے خبر رہا کہ غریب کو کلمہ شریف اور بسم اللہ بھی نہیں آتی حالانکہ آبائی مذہب اسلام تھا۔

الحمد للہ کہ مسٹر موصوف نے ۱۲ دسمبر ۱۹۶۱ء کو دفتر انجمن خدام الصوفیہ آگرہ میں امین (?) کے ہاتھ پر مسیحی کا خود عیسائی مذہب سے تائب ہو کر مذہب اسلام قبول کیا جسکا نام رشید بخش رکھا گیا ہے اور بفضلہ تعالیٰ دفتر ہذا میں زیر سرپرستی انجمن موصوف نماز روزہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں الحمد للہ نماز پڑھتے ہیں۔

موضع اوندی (?) میں مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب کے ہاتھ پر حسب ذیل مرتد شدہ ملکانوں نے مذہب اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ جملہ نومسلموں کو استقامت بخشے۔ آمین۔

سابقہ نام	اسلامی نام
جیدا ولد (?)	عبد اللہ خان
مسماۃ سکھیا زوجہ جیدا	مسماۃ زینب
بنی رام ولد جیدا	غلام محمد
مسماۃ سمت دختر جیدا	مسماۃ عائشہ
برج پال سنگھ	محمد حسین خاں

واقعات عالم

مولانا عبد الباری صاحب قبلہ کی وفات حسرت آیات

موت العالم موت العالم

سخت اندوہ و قلق کیساتھ اس حادثہ جانگزا اور سانحہ روح فرسا کی اطلاع قلمبند کرنی پڑتی ہے کہ یکایک فالج کے حملہ سے ایک تنہا جو گھر اختر و ضیا علم گھر مولانائے محترم جناب عبد الباری صاحب قبلہ کے جسم و دماغ پر مستولی رہا اور پنجشنبہ اور چہار شنبہ ۱۹ اور ۲۰ جنوری کی درمیانی شب گیارہ بجنے کے قریب اس نے انکی رشتہ حیات زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ افسوس صد افسوس انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مولانا کے برادر زادہ جناب شیخ قطب میان صاحب چند روز قبل شرکت عرس حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے لئے اجمیر شریف چلے گئے تھے اور خود مولانا صاحب بھی ۱۰ دستمبر کو مع چند رفقا کے ٹرین سے روانہ ہونے والے تھے اور مولانا حسرت موہانی کا ہونے سے انکی رفاقت کرنے والے تھے لیکن روانگی اجمیر شریف سے قبل شاہد حقیقی کے یہان سے طلبی کا پیغام ایسے طریقہ پر آیا کہ اسنے ایکدم علایق حیات سے انکا تعلق منقطع کر دیا اور اگرچہ دماغ میں استقلال آخر وقت تک قائم رہی کہ وہ قبل انتقال کے گھنٹے بھر زمزم پینے کے لئے منہ کھولدیتے تھے تہبند ذرا سرک جاتی پر ایک ہاتھ سے فورا ستر کو چھپانے کے لئے لحاف اٹھا لیتے تھے اور معمولی اوقات نماز پر اپنا ہاتھ بطور نیت تکبیر پر رکھ لیتے تھے لیکن اسکے سوا ان ۳۰ گھنٹوں میں نہ انکو کسی شخص سے زبان سے یا اشارہ یا کنایہ سے کوئی بات کہنے کی نوبت آئی نہ کوئی خواہش انہوں نے ظاہر فرمائی اور قطب میان صاحب کی اجمیر شریف سے واپسی کے قریبا پونے تین گھنٹے بعد انکا طائر روح جو ہمیشہ سے تعلق کو توڑنے کے لئے بے چین تھا آزاد ہو کر عالم علیین کی طرف پرواز کر گیا۔ مولانائے محترم کے محاسن اخلاق نے ایک عالم کو اپنا گرویدہ کر رکھا تھا چنانچہ فالج کا حملہ ہونے کے وقت سے لیکر آخری لمحہ زندگی تک ہر طبقہ و فرقے کے لوگون کا تانتا عیادت حال کے لئے بندھا رہا۔ اعزا و متعلقین نے جہانتک باسباب ظاہر ممکن تھا مولانا صاحب کی علالت کی پابندی احکام شرع میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا

اور مولانا صاحب نے اپنی انتہائی قابلیت و محنت صرف کی مگر مولانا مرحوم کو اپنی زندگی بھر ڈاکٹری ادویہ کے استعمال میں تامل ہوتا تھا اور اب اشتداد مرض کی حالت میں بھی وہ صرف زمزم پینے کے لئے منہ کھولتے تھے۔ کرنیل ہنٹر صاحب کی رائے میں مرض کا حملہ دماغ پر ہوا تھا اور بایان آخر وقت تک گرم رہا اور کبھی کبھی حرکت بھی کرتا تھا۔ ہاتھ بیکار ہو گیا تھا لیکن اسکے بھی درست ہوجانے کی توقع تھی۔ اگر دماغ کی حالت سنبھلتی۔ مگر وہ درحقیقت ایک پیام مرگ تھا اور عجیب اتفاق ہے کہ جس روز فالج کا حملہ ہوا اسی روز صبح کو نواب عبد اللہ خانصاحب آف گسمنڈی کے نواسے کی تعزیت کے لئے انکے ہان تشریف لیجانے پر مولانائے محترم نے فرمایا تھا کہ اگرچہ موت کی آرزو کرنا ایک مسلمان کیلئے ممنوع ہے لیکن دنیائے اسلام میں جو اندوہناک واقعات پیش آ رہے ہیں اور خود ہندوستان میں جو صورت حال رونما ہے اسکے لحاظ سے میرا جی زندگی سے سیر ہو چکا ہے اور کسی کے مرنے کی خبر سنکر مجھے حسرت پیدا ہوتی ہے کہ وہ خوش قسمت تھا جو علایق زندگی سے چھوٹ گیا۔

عجیب اتفاق ہے کہ سال گذشتہ قریب قریب انہی ایام میں مولانائے مرحوم کے استاد مولانا عین القضاۃ صاحب نے عجیب طریقہ پر رحلت فرمائی ہے اور ٹھیک انکے سالانہ عرس کے روز مولانا عبد الباری صاحب پر فالج کا حملہ ہوا اور فاتحہ کے دوسرے روز انکا بھی شاہد حقیقی سے وصال ہو گیا۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلامی اخلاق کا ایک شاندار مجسمہ اور جمعیت دین کا ایک دلدادہ پیکر مولانا عبد الباری کے جسم ظاہری کی صورت میں دست و اجل نے ہم سے چھین لیا اس وقت انکی ذات کے خلاف کچھ لوگون نے چارون طرف ایک طوفان مخالفت برپا کر رکھا تھا مگر انکی ذات بابرکات کے درمیان سے اٹھ جانے کے بعد اب فرصت کے لمحون میں لوگون کو سوچنے کی توفیق ہو گئی تو انکی لاثانی خوبیان یاد آئینگی۔ حیف صد حیف ؎

ایک عالی دماغ تھا نہ رہا
ایک روشن چراغ تھا نہ رہا

ابن سعود نے آخرکار حجاز کی بادشاہی کا اعلان کردیا

آخرکار وہی ہوا جو ہم نے کہا تھا کہ ابن سعود نجدی کے ہاتھوں حجاز کی سیاسیات کی منقصت کر ڈالا کوئی فرقہ ہرگز پسند نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایک دھوکہ دیا گیا تھا کہ مسلمانان عالم کو جو سعودی نجدیت سے آئی وہ رفع ہو کر طلب توجہ کا باعث نہ ہو جائے۔ مگر وہ ایک معجزہ ہوگی

ہو کر اوسکا عمومرادی کے ایجنٹون سے عمل رہا ہے اور نہ صرف یہ بلکہ انکے جگر پاش پاش ہو رہے ہین۔ دیکھئے مسٹر محمد علی صاحب جیسے حامی ابن سعود نے ۱۵ جنوری ۱۹۲۶ء کو جامع مسجد مین اس کا صاف اعلان کر دیا کہ ہم شاہی اور شہنشاہی کے ہرگز موید نہین ہو سکتے ابن سعود نے ہمکو دھوکا دیا کہ حجاز مین موتمر اسلامی کے ذریعہ جمہوری حکومت قائم کرنا چاہتا ہون مگر افسوس کہ ابن سعود نے خلافت کمیٹی کے ساتھ نہین بلکہ مسلمانون کے ساتھ غداری کی ہے اس سلسلہ مین جو اطلاعات خلافت کمیٹی کو پہونچی ہین وہ ہم شائع کر دینگے۔ اراکین خدام الحرمین چونکہ ابن سعود کو پہلے ہی سمجھ گئے تھے اسلئے انھون نے ابن سعود کی غداریون کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا جسکو محمد علی صاحب موصوف جھٹلاتے رہے۔ مگر اب جبکہ ابن سعود کی غداری ظاہر ہو گئی ہے تو اس سے جمعیت خلافت کا رہا سہا وقار بھی ہم سمجھتے ہین کہ برباد ہو گیا۔ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جس طرح سے خلافت کمیٹی نے غلطی کا ارتکاب کر کے اپنے اقتدار اور مسلمانان عالم کے مذہبی مفاد کو خاک مین ملا یا ہے اسیطرح جمعیۃ علمائے ہند نے بھی ابن سعود کی حمایت کر کے اپنے اقتدار اور مسلمانون کے مفاد کو برباد کر دیا ہے اس سلسلے مین فاضل معاصر روزنامہ سیاست لاہور کی رائے ہے کہ ہمارے پاس کافی ثبوت ہین کہ جمعیت علماء کے صدر و ناظم نے ارکان جمعیت کے خلاف جنمین علمائے دیوبند بھی شریک ہین تبلیغ و تنظیم کے مقابلہ مین علی برادران کو خوش کرنیکے لئے خود سرانہ کارروائیان کی ہین۔ ورنہ جمعیۃ علماء کا فرض تھا کہ جب حجاز سے اسکا نمایندہ واپس آیا تھا۔ جماعت عاملہ کو طلب کر کے فیصلہ کرتی۔ مگر افسوس ایسا نہین کیا گیا بلکہ ناظم اور صدر جو چاہتے وہ کرتے رہے۔ قصہ مختصر اب جمعیت علماء کو بھی لازم ہے کہ وہ اپنے فرائض کا احساس کر کے ابن سعود کی غداریون کے راز کو فاش کر دے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرے۔ اسکی مقبولیت عامہ کا راز اسی مین مضمر معلوم ہوتا ہے یہ ایک مزیدار بات ہے کہ اسوقت جبکہ خلافت کمیٹی کا نامزد وفد جسمین ظفر علیخان صاحب اور مولوی محمد عرفان صاحب شریک ہین حجاز مین موجود ہے اور اونکی موجودگی مین ابن سعود نے یہ غداری کی ہے اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اسنے خلافت کمیٹی کے مسلک کے خلاف ابن سعود کی غداری مین امداد کی ہے دیکھنا یہ ہے کہ خلافت کمیٹی ابھی کرتی کیا ہے۔

آخر مین ہم مرکزی خلافت کمیٹی سے یہ درخواست کرتے ہین کہ وہ خفیہ تحریرات اور اطلاعات کو جلد از جلد شائع کر کے اپنی حق پسندی اور نیک نیتی کا ثبوت دے کیونکہ وہ خفیہ اطلاعات مسلمانون کی ملک ہین اور کسی مخصوص جماعت کو انکے چھپانے کا کوئی حق حاصل نہین ہے۔ ہم یہ کہے بغیر بھی نہین رہ سکتے کہ اگر ان خفیہ اطلاعات کے خفیہ رکھنے کی وجہ سے مسلمان بھٹک گئے تو اسکی ذمہ داری بھی خلافت کمیٹی پر عائد ہوگی۔ اس بارہ کے مفصل بیانات پڑھنا منظور ہون تو جناب محمد اسحاق صاحب مدیر مبلغ و ناظم خدام الحرمین دہلی سے منگایئے اور معلومات حاصل کیجئے۔

ایک بڈھے کا شرمناک فعل

عدالت چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ سے ایک ۵۴ سال کی عمر کے بنگالی بڈھے کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی جس پر سات سال کی عمر کی لڑکی سے عصمت دری کرنیکا الزام تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم اس لڑکی کو شام بازار مین ملا اور لڑکی کو مٹھائی دیکر گھر لیگیا۔ جہان کہتے ہین کہ اسکے ساتھ ستم کا ارتکاب کرنیکی کوشش کی ملزم نے خود کو بیگناہ ظاہر کیا اور کہا کہ سڑک پر لڑکی کا بوسہ لے لیا جو بالکل معصومانہ اور پدرانہ طرز کا تھا مگر لوگون نے اسپر ناراضگی ظاہر کی اور بناوٹ بنا دی کہ عصمت دری کی ہے یہ بھی کہا کہ لڑکی میری پوتی کے برابر ہے بھلا ایسا فعل کب کر سکتا تھا لڑکی کہتی تھی کہ ملزم نے اوسے مٹھائی دی اور گھر مین لیجا کر عصمت دری کی۔ صاحب مجسٹریٹ نے شہادت پر غور کر کے ملزم کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی۔

جہازون کا ہولناک تصادم

ایک امریکن جہاز امپریس آف ایشیا نامی جسکا وزن ۱۶۹۰۹ ٹن تھا دریائے وھانگپو مین شنگھائی سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک سواحلی جہاز سنگ خنگ سے ٹکرا گیا۔ دونون جہاز غرق ہو گئے۔ سنگ خنگ کے ایسے دو ٹکڑے ہو گئے جیسے کسی نے چاقو سے کاٹ دیا ہو امریکن جہاز کو تیز اکر بغرض مرمت بمقام ووسنگ لے گئے ہین بعد کو معلوم ہوا کہ سنگ خنگ کے آٹھ چینی ملاح لاپتہ ہین۔ خیال گذرتا ہے کہ بیچارے غرق ہو گئے۔

دیسی ریاستیں

ریاست پٹیالہ

یہاں ہر سال بسنت کا تیوہار بڑی شان سے منایا جاتا ہو اسی سال بھی خوب دھوم دھام سے منایا گیا۔ ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر ابو ریمی جن اتفاق سے تشریف رکھتے تھے۔ جنکی رونق افروزی نے جشن بسنت مین نمایان اضافہ کردیا تھا۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے ایک دربار منعقد فرماکر نذرین قبول فرمائین جسمین درباریون کی بسنتی پگڑیون کا ایک دلکش نظارہ تھا۔ بیان کیا جاتا ہو کہ جناب وزیر اعظم صاحب بہادر بڑی جفاکشی سے اور کفایت شعاری سے اپنے خدمات انجام دے رہے ہین۔

ریاست بڑودہ

مہاراجہ گائیکواڑ فرمانروائے بڑودہ نے اپنی جوبلی کے جشن مین اپنی رعایا کو بہت سی مراعات سے نوازا ہے جنمین سب سے اہم مراعات مالگزاری مین تخفیف اور محصول روئی کی معافی ہو

ریاست کپورتھلہ

ریاست کپورتھلہ کے متعلق جناب دوارکا پرشاد صاحب ممبر مجلس کی ایک چٹھی اخبارات مین شائع ہوئی ہو جسکا ماحصل یہ ہو کہ سرکار ہز ہائنس بالقابہم کی رونق افروزی دارالریاست سے جل ہی مین ایک خاص اضافہ کردیا ہو۔ بیان ہو کہ ہر بازار کی رونق اور اسکے دوطرف کے ساتھ ہی پیرزگان کی رونق مین بھی ہر شہر کی رونق شہریارسے ہو۔ ہم بھی حال ہی مین کپورتھلہ دیکھکر آئے ہین۔ وقت کم ہو اسلیے آئندہ ہفتے تک ہمارے دلچسپ بیان کا انتظار فرمایئے۔ اسوقت صرف یہ دعا ہو کہ

زندہ باد مہاراجہ کپورتھلہ

ریاست بجے پور

ہمسر نگارات اس خبر کا ذمہ دار ہو کہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء کو موضع لال سوٹ علاقہ بجے پور کی مسجد عالمگیری پر ہندو مسلمانون مین سخت فساد ہوگیا۔ چونکہ ہندوون کی تعداد بہت زیادہ تھی اسلیے تین مسلمان شہید کردیے گئے۔ ہندوون مین سے کوئی زخمی بھی نہین ہوا سنا گیا ہو کہ آریون کی ایک جماعت دیہات مین گشت لگاکر عام ہندوون کو مسلمانون کے خلاف بھڑکا رہی ہو۔ موضع لال سوٹ کے چارون طرف ہندو آباد ہین صرف چالیس پچاس مسلمان ہین جو سخت خطرہ کی حالت مین ہین بعد کی اطلاع سے ظاہر ہوتا ہو کہ اس فساد مین ہزارہا ہندو جن مین ناگے بھی جو ریاست کے ملازم ہین شامل تھے مسجد کا غسلخانہ دروازہ اور ممبر توڑ دیے گئے۔ ان تھوڑے سے مسلمانون پر ہزارہا ہندوون نے پتھرون لاٹھیون تلوارون اور گولیون سے حملہ کیا جس سے دو مسلمان تو وہین شہید ہوگئے اور ایک شفاخانہ مین پہونچکر شہید ہوگیا۔ علاوہ ازین گیارہ مسلمان زخمی ہین

ریاست جمون کشمیر

چند روز ہوئے جولاہے کے محلہ مین ایک مکان مین رات کیوقت آگ لگ گئی تھی۔ سیوا سمتی کے کارکنون نے موقع پر پہونچکر بہت امداد کی۔ مہاراجہ صاحب بہادر کو جب اس بات کی اطلاع ہوئی تو وہ خود بخود سردی کی پرواہ نکرتے ہوئے موقع پر بنفس نفیس تشریف لائے اور دو گھنٹہ تک ٹھہرے آگ کے فرو کرنیکی تدابیر اختیار کراتے رہے انکی موجودگی کیوجہ سے فوج بھی موقع پر آگئی اور پانی کے نلکون کے کھلنے کا بھی انتظام ہوگیا جس سے کہ آگ اور نہ پھیل سکی اور ایک مکان آج تک محدود رہکر بجھ گئی۔ مالک مکان کو مہاراجہ صاحب بہادر نے نہایت ہمدردی اور فیاضی سے پانسو روپیہ نقد عطا فرمایا اور ریاست سے لکڑی برائے تعمیر مفت دیئے جانے کا حکم بھی صادر فرمایا۔ اپنی رعایا کے ہمدردی کی یہ مثال واقعی قابل تعریف ہو۔

ریاست خیرپور سندھ

ہم نے نہایت خوشی سے معلوم کیا کہ ۴ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء کو نواب میر فیض محمد خانصاحب ولیعہد بہادر ریاست خیرپور سندھ کی چودھوین سالگرہ نہایت دھوم دھام سے ہوئی۔ ایک دربار حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہم نے منعقد فرمایا جسمین نذرین قبول فرمائی گئین اور دوسری رسومات ادا ہوئین۔ شب کو روشنی چراغان و بجلی سے شہر بقعۂ نور بنا ہوا تھا ہم نہایت خلوص سے سرکار اور سرکار عالیہ اور ولیعہد بہادر کو مبارکباد دیتے ہین اور ہزارون بندگان خدا کیساتھ انکی دعا مین شریک ہین

دار الریاست مصطفیٰ آباد عرف رامپور

حضور سلطان الہند سرکار اعلیٰ اجمیر شریف رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی فاتحہ شریف کے تبرک کیلئے شہر کی خانقاہوں اور مخلصین کے یہان نہایت عقیدت مندی سے منعقد ہوئے خانقاہ صابریہ مین بھی قل شریف ہوا۔ مین نے اس تاریخ لاہور مین یہ شرف حاصل کیا۔ وہان سب پیر بھائی جمع تھے پر لطف جلسہ ہوا۔ آخر مین سب کے لئے دعا کی گئی۔

شہر مین بسنت کا تیوہار ہندو صاحبان مین خیریت سے منایا گیا تمام محکمجات و دفاتر وغیرہ مین اس روز یعنی ۱۰ جنوری کو عام تعطیل رہی۔ سنتے ہین کہ بسنت سے رُت بدل جاتی ہے لیکن سردی کا وہی عالم ہے۔ یہ خیال ہے اور حق یہ ہے کہ ایشور ہی قادر مطلق ہے اور اوسکا ارادہ ہمارے تخیل پر غالب ہے

سمن بنام مدعا علیہ بغرض جوابدہی جاری

اصالتاً یا وکالتاً واسطے قرار داد امور تنقیح طلب یا انفصال قطعی

بحکم جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب بہادر منصف علاقہ ملک ریاست رامپور

(دستخط افسر سررشتہ و مہر عدالت)

(دستخط منشی محمد عظمت علیخان صاحب اہلمد جوڈیشل)

نمبر مقدمہ ۸۰۳ میعادی روانگی۔

موہن چند ولد دھرم داس قوم چھیپی ساکن ملک نصیر آباد مدعی

بنام بلدیو ولد کاشی رام قوم اہیر ساکن ہیٹرا علاقہ قدیم حال آباد موضع عباس نگر علاقہ قدیم پرگنہ حضور تحصیل ٹانڈہ مدعا علیہ

جو کہ مدعی نے ایک نالش بنام تمہارے نام مالیتی ۔ بابت قرضہ دائر کی ہے۔ لہذا تمکو حکم ہوتا ہے اور بذریعہ سمن ہذا نقش عرضیدعوی اطلاع دیجاتی ہے کہ تم بتاریخ ۸ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۴ کو بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً کچہری عدالت ہذا مین حاضر ہو۔ اور جوابدہی دعوی مذکور کی کرو اور تمکو چاہئے کہ وہ دستاویز جسپر تم بتائید اپنی جوابدہی کی استدلال کرنا چاہتے ہو۔ اپنے ساتھ لاؤ اور تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تاریخ مذکورہ پر تم حاضر نہونگے تو امور تنقیح طلب تمہاری بغیر حاضری مین قرار دیجاوینگے۔ اور بحالت عدم ضرورت امور تنقیح طلب کے انفصال قطعی مقدمہ کا ہوگا اور پھر کوئی عذر ناجائز مسموع نہوگا۔ یہ سمن دستخط و مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۲۴ کو جاری کیا گیا۔

خلاصہ خبرین

حضور نظام عالیمقام خلد اللہ ملکہ کا ۱۹ جنوری کو ایک فرمان شائع ہوا ہے جسمین اعلیحضرت نے مریضون کا ایک ہسپتال تعمیر کرنے کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کی منظوری دی ہے۔ اس ہسپتال مین طبی یونانی طریقہ علاج سے کام لیا جائیگا۔

لکھنؤ مین ۱۹ جنوری کو ہز اکسلنسی سر ولیم میرس بالقابہ گورنر ممالک متحدہ نے آل انڈیا [illegible] کانفرنس کا پانچوان جلسہ اور فنون لطیفہ کی نمائش کے دوسرے اجلاس کی رسم افتتاح ادا کی۔ اس تقریب مین کوئی دو ہزار اشخاص کے قریب جمع تھے جنمین بہت سے تعلقہ داران اودھ بھی تھے۔

مرادآباد کی نمائش کا افتتاح ۲۵ جنوری کو ڈنکے ہو کر ہوا۔ ہوم ممبر صاحب گورنمنٹ ممالک متحدہ نے اس رسم کو اپنے ہاتھوں سے ادا کیا۔ مفصل آئندہ۔

اڈیٹر دبدبۂ سکندری دو ہفتہ سفر پنجاب مین رہا۔ اسلئے بعض احباب کرام کے جوابات و فرمائشات وغیرہ مین تعویق واقع ہوئی۔ عدم موجودگی کا لحاظ فرما کر قابل معافی قرار دیجاؤن۔ حالات سفر سے آئندہ ہفتے انشاء اللہ تعالیٰ محظوظ کرونگا۔

اجمیر شریف کا عرس مبارک ۲۹ جمادی الآخر سنہ ۱۳۴۲ھ کی رویت کے مطابق ہوا۔ فوری کام کرنیوالون نے رپورٹین بھیجی ہین انشاء اللہ تعالےٰ مع روئداد عرس شریف آئندہ ہفتہ شائع کیجائیگی۔

بمبئی سے معلوم ہوا ہے کہ مقدمہ قتل باندرہ کا ایک مجرم جسکو پھانسی کی سزا کا حکم تھا۔ ابھی تک یروڈا جیل مین دیوانہ بنا ہوا ہے۔ اگر مقررہ وقت کے اندر ہوش کے آثار اسکے بشرہ سے نمایان نہونے تو حکومت بمبئی اغلباً اسے پھانسی کے تختہ پر نہین لٹکائے گی۔

جناب ویسرائے کی اپیل پر کوڑھیون کی ہندوستانی ریلیف ایسوسی ایشن مین ۲۰ لاکھ روپیہ چندہ جمع ہوا ہے۔ اس روپیہ کو کوڑھیون کی امداد کرنیکا پروگرام تیار کیا گیا ہے جو پراونشل کمیٹی کے سامنے پیش کردیا گیا ہے۔ ویسرائے نے ریلیف ایسوسی ایشن کو اسقدر روپیہ جمع کرنیکی مبارکباد دی ہے۔

لارڈ [illegible] سابق گورنر بنگال فوت ہوگئے۔

آسٹریا کی سلطنت شکستہ ہو گئی ہے اور اب جمہوریت بنائیجا رہی ہے

کیا کبھی آپ نے اپنی نبض کسی ہوشیار حکیم کو دکھائی ہے

کیا آپ نے کسی دوا کا استعمال کیا ہے؟ تو کیا آپ انہیں آجمانا پسند فرمائیں گے

آتنک نگرہ گولیاں

یہ جڑی بوٹیوں کا مرکب وہ عمدہ نتیجہ دکھاتا ہے کہ جس سے حیرت ہو جاتی ہے۔ قبض کو دور کرکے کھانا ہضم کرتا۔ خون کو زیادہ کرکے طاقت پیدا کرنا۔ دل و دماغ کو فرحت بخشنا۔ جلد کمزوریوں کو دور کرکے نہایت درجہ کی طاقت و توانائی عطا کرنا انکا ادنے کرشمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ، ۵ ڈبیاں للعہ، علاوہ محصول ڈاک۔

اکسیر آتش کا کشتہ ابرک

جو تین برس کی مسلسل محنت و جانفشانی سے تیار ہوا ہے اور جو نزع کی ٹوٹی ہوئی زندگی کو پھر سے درست کرتا ہے۔ برص، کوڑھ، جسم کا تندو پڑ جانا۔ جسم پر ورم کا آجانا۔ تپ دق جیسے موذی مرض کو چند ہی ایام میں دور کرکے پوری صحت اور طاقت بخشتا ہے۔ اور کمزوری جیسے ہر مرض کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ؏ روپیہ ½ تولہ سے کم روانہ نہ ہوگا۔

آنکھ۔ جب آنکھ میں کسی قسم کا رخنہ آجاتا ہے تو زندگی کا لطف مٹی میں مل جاتا ہے اور ایسی زندگی سے موت اچھی لگتی ہے۔ اسلئے آنکھوں کی حفاظت کرنا نہایت ضروری امر ہے۔ بینائی کا کم ہو جانا آنکھ سے پانی کا نکلنا۔ پھولے کا پڑ جانا کوئی بھی آنکھ کے امراض کو دور کرنے کو ہمارا تیار کردہ پتے موتیوں کا اعلیٰ سرمہ منگوا کر استعمال کیجئے قیمت فی تولہ للعہ روپیہ لیکن ½ تولہ کم روانہ نہیں کیا جاتا۔

آپ اپنی تندرستی کسطرح قائم رکھیں گے

جبکہ آپ کو تندرستی کی بابت کچھ علم نہیں ہے اور تندرستی اور بیماری کی بابت کچھ نہیں جانتے۔ پس جملہ باتوں کا علم حاصل کرنے اور تندرست رہنے کیلئے ایک عجیب و مفید طریقہ سلیم پانے کے لئے ملاحظہ فرمائیں کتاب علم شاستر۔ نکل (مفت) طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں ڈاک خرچ بھی ہم اپنے پاس سے دینگے۔

بچوں کے بال متر گولیاں

بچوں کی تندرستی کو قائم رکھکر انکو مضبوط بناتی ہیں۔ بچوں کے خاص مرض بخار، کھانسی، پیٹ کا بڑھنا، جسم کا زرد ہو جانا، جسم کا ضعف سے گھلتے جانا وغیرہ امراض جو ہوا کرتے ہیں۔ انکے لئے یہ گولیاں اکسیر علاج ہیں۔ انکے استعمال سے بچوں میں تیزی پھرتی پیدا ہو جاتی ہے اور انکی نشو و نما، ترقی اور جسم کی بناوٹ میں مضبوطی روز بروز زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ آپ خیال کریں کہ جب بچے تندرست رہتے ہیں تو خوشی میں آکر سب کو خوش کرتے ہیں۔ یہ گولیاں سبکی خوشی کا باعث ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ (۳۰ گولیاں) عہ، پانچ ڈبیاں للعہ، علاوہ محصول ڈاک۔

(ملنے کا پتہ)

ویدشاستری منی شنکر گوبند جی مالکان آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

رعایتی شرح اُجرت طبع اشتہارات

مدت طبع	۲ کالم	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	[illegible]
سالانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ششماہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
سہ ماہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
دو ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ایک ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

(۱) پہلے نرخنامہ سے اسمیں ۲۵ فیصدی کی رعایت کر دیگئی ہے اب اس شرح میں ایک پائی کم نہ ہوگی (۲) اُجرت کل پیشگی لیجائیگی۔ (۳) جو اشتہار مضامین کے صفحات پر درج کرایا جائیگا اسکا چند فیصدی زائد اجرت کرنا ہوگی۔

مطبع حسنی ریاست ٹونک میں حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خانصاحب مرحوم باہتمام محمد فضل حسن چھاپی پچھاپا اور میر حسن خان صابر حسن خان نے مشتہر کیا